سوال

(167) ایصال ثواب کا طریقہ اور میت کے کپڑوں کو استعمال میں لانا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

1۔ اہل حدیث کے یہاں موتی کو ثواب پہنچانے کا ازروئے حدیث کے کوئی طریقہ مقرر ہے یا نہیں؟

2۔ موتی کے مثلاً کپڑے اس کے اعزا اپنے استعمال میں لا سکتے ہیں یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

1۔ مقرر ہے احادیث ذیل ملاحظہ ہوں۔

عبداللہ بن عمروان العاص بن وائل نذرفی الجاہلیة ان ینحر مائة بدنة وان ہشام بن العاص نحر حصتہ خمسین وان عمرا سال النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن ذلک فقال: ((اما ابوک فلواقر با توحید فصمت وتصدقت عنہ نفعہ ذلک[1] (رواہ احمد)

(عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ (ان کے دادا) عاص بن وائل نے زمانہ جاہلیت میں سو اونٹ نحر کرنے کی نذر مانی تھی۔ چنانچہ ہشام بن عاص نے اپنے حصے کے پچاس اونٹ ذبح کر دیے عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سلسلے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اگر تیرا باپ توحید کا اقرار کر لیتا اور پھر تو اس کی طرف سے روزے رکھتا اور صدقہ کرتا تو اس کا فائدہ ہوتا۔" (مگر جب اس کی موت کفر پر ہوئی ہے تو اسے ان چیزوں کا کوئی فائدہ نہ ہو گا)

"وعن أبی ہریرة { أن رجلا قال للنبی صلی اللہ علیہ وسلم: إن أبی مات ولم یوص، أفینفعہ أن أتصدق عنہ؟ قال: نعم"

[2] (رواہ احمد ومسلم والنسائی وابن ماجہ)

(ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا کہ میرا والد فوت ہو گیا ہے اور اس نے وصیت نہیں کی ہے اگر میں اس کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا اس کو فائدہ ہو گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں)

حدیث عائشة رضی اللہ عنہا: "أن رجلا قال للنبی صلی اللہ علیہ وسلم إن أمی افتلتت نفسہا، وأظنہا لو تکلمت تصدقت، فہل لہا أجر إن تصدقت عنہا؟ قال: (نَعَم) " رواہ البخاري (1388)، ومسلم (1004)

[3](متفق علیہ)

(عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک آدمی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر عرض کی میری والدہ اچانک فوت ہوگئی ہے اور میرا خیال ہے کہ اگر انھیں بات چیت کرنے کا موقع ملتا تو وہ صدقہ کرتیں اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا انھیں ثواب ملے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں)

'ابن عباس: "أن رجلا قال: یا رسول اللہ إن أمی توفیت أفینفعھا إن تصدقت عنھا؟ فقال: نعم، قال: فإن لی مخرفا وإنی أشھدک أنی قد تصدقت بہ عنھا"[4](رواہ البخاری والترمذی والنسائی وابوداوٗد)

(عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کی میری والدہ فوت ہوگئی ہے اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کروں تو کیا ان کو فائدہ ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ہاں اس نے کہا کہ میرے پاس ایک باغ ہے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے وہ ان کی طرف سے صدقہ کردیا)

عن الحسن عن سعد بن عبادة ان امہ ماتت فقال یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان امی ماتت افاتصدق عنھا؟ قال: ((نعم)) قلت: فاي الصدقة افضل؟ قال: (سقی الماء) قال: فتلک سقایة آل سعد بالمدینة[5](رواہ احمد والنسائی)

(حسن رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے وہ سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ان کی والدہ فوت ہوگئی انھوں نے عرض کی۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم !میری ماں فوت ہوگئی کیا میں اس کی طرف سے صدقہ کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں "میں نے پوچھا کہ کون سا صدقہ افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پانی پلانا۔ "راوی کہتے ہیں کہ اس بنا پر سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مدینہ میں سبیل قائم کردی تھی (تاکہ مسافر وغیرہ کسی تنگی کے کے بغیر ہر وقت پانی پی سکیں)

موتی کے کپڑوں ودیگر اشیا کے مالک اس کے ورثا ہیں اس کے ورثا وہ کپڑے ونیز دیگر اشیا اپنے استعمال میں خود بھی لاسکتے ہیں اور اگر وہ کسی کو ہتاً وصدقتاً دے دیں تو بھی اپنے استعمال میں لاسکتا ہے۔ واللہ اعلم کتبہ: محمد عبداللہ۔

---

[1]۔ مسند احمد(18/2) السلسلة الصحیحہ رقم الحدیث (67)

[2]۔ صحیح مسلم رقم الحدیث (1630) مسند احمد (371/2) سنن النسائی رقم الحدیث (3652) سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (2716)

[3]۔ صحیح البخاری رقم الحدیث (1322) صحیح مسلم رقم الحدیث (1004)

[4]۔ صحیح البخاری رقم الحدیث (2617) سنن ابی داوٗد رقم الحدیث (2881) سنن الترمذی رقم الحدیث (669) سنن النسائی رقم الحدیث (3655)

[5]۔ مسند احمد (284/5) سنن النسائی رقم الحدیث (3666)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الجنائز، صفحہ: 330